عیدالاضحیٰ: محبت، ایثار اور حکم خداوندی کی اتباع کا اعلیٰ نمونہ

طریقۂ نماز عیدالاضحیٰ

نماز کی نیت کریں، پھر امام کے ساتھ، اللہ اکبر، کہتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر دعائے ثناء پڑھیں، پھر اس کے بعد امام کے ساتھ، اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں تک لے جا کر چھوڑ دیں، اسی طرح دوسری بار کریں، پھر تیسری بار اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ باندھ کر بدستور پہلی رکعت پوری کریں۔ دوسری رکعت میں قرأت کے بعد امام کے ساتھ تین بار تکبیر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں تک لے جا کر چھوڑ دیں۔ چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں اور بدستور نمازیں پوری کریں۔ نماز کے بعد امام خطبہ پڑھیں اور تمام مقتدی سنیں، خطبہ کا سننا واجب ہے۔ عید قرباں ہر سال ہمیں یہ پیغام دیتی ہے اور یہ تجدید عہد کراتی ہے کہ تم اسوۂ ابراہیم کو کبھی فراموش نہ کرنا کیونکہ یہ تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد کا طریقہ ہے۔ سنت ابراہیمی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی محبوب ترین چیزیں پیش کی جائے، جس کا مقصد صرف خوشنودی ورضا کا حصول ہو۔

طریقۂ قربانی

قربانی کے جانور کے لئے اگر خصی ،بکری،بھیڑ،دنبہ ہو توکم ازکم ایک سال، بیل، بھینس ہو تو کم از کم دوسال ، اونٹ ہو تو کم از کم پانچ سال کا ہونا ضروری ہے۔اپنے ھاتھوں سے قربانی کا جانور ذبح کر نا سنت ہے،اور خود اچھی طرح ذبح نہ کر سکے تو کسی اور سے اپنی موجودگی میں ذبح کرائیں اور قربانی کا جانور ذبح کر تے وقت اسے قبلہ رخ لٹا کر یہ دعا پڑھیں:

انی وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ،ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین، لاشریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین، اللھم منک ولک ، اس کے بعد "بسم اللہ اللہ اکبر" **کہہ کر قربانی کا جانور ذبح کر یں۔**(سنن ابوداؤد) **پھر ذبح کے بعد یہ دعا پڑھیں:** "اللھم تقبلہ منی کما تقبلت من حبیبک محمد وخلیلک ابراھیم علیھما السّلام" **اگر قربانی کسی دوسرے کی جانب سے ہے تو** "منی" **کی جگہ** "من" **کہیں۔**

قربانی سے متعلق چند ضروری باتیں

سبھی عاقل، بالغ، آزاد، مقیم، مسلمانوں پر اگر وہ مال دار ہوں تو قربانی کرنا واجب ہے۔ اگر کسی گھر میں ایک سے زائد افراد مال دار ہوں، تو سب پر الگ الگ قربانی کرنا واجب ہے۔ مثلاً اگر میاں، بیوی دونوں قربانی کے نصاب پر پورے اترتے ہیں، تو دونوں کو قربانی کرنا ہوگی۔ نصاب سے مراد یہ ہے کہ اس کے پاس ساڑھے سات تولہ صرف سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر نقد رقم ہو یا ضرورت سے زائد اتنا سامان ہو، جس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو۔

- مردوں کے ایصال ثواب یا زندہ لوگوں کو ثواب پہنچانے کیلئے قربانی کی جاسکتی ہے۔
- بکرا، بکری، بھیڑ ایک سال کا ہونا ضروری ہے۔ تاہم، ایسے بھیڑ اور دنبے جو چھ ماہ کے ہوں، مگر دیکھنے میں ایک سال کے لگتے ہوں، ان کی قربانی بھی جائز ہے۔
- بھینس کی عمر دوسال جبکہ اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے۔
- نماز عید ادا کرنے کے بعد ہی جانور کو ذبح کیا جائے۔ حضرت جندب سے روایت ہے کہ رسول کریم نے عیدالاضحیٰ کے دن پہلے نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا، اس کے بعد قربانی کا جانور ذبح کیا اور آپ نے فرمایا ''جو شخص نماز سے پہلے جانور ذبح کر چکا، اسے چاہیے کہ اس کے بدلے میں ایک اور جانور ذبح کرے۔'' حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ''جس شخص نے نماز عید سے پہلے جانور ذبح کر دیا، اس نے محض گوشت کھانے کے لیے جانور ذبح کیا اور جس نے نماز عید کے بعد جانور ذبح کیا، اس کی قربانی ادا ہوگئی۔ اس نے مسلمانوں کے طریقے پر عمل کیا، یعنی سنت کے مطابق قربانی کی۔''
- جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے دو مینڈھوں کی قربانی کی اور ان دونوں کو اپنے دست مبارک سے ذبح کیا۔ ذبح کرتے وقت ''بسم اللہ، اللہ اکبر'' کہا اور اپنا پاؤں جانور کی گردن پر رکھا۔''
- چھری اتنی تیز ہو کہ جانور فوراً ذبح ہو جائے تاکہ اسے کم سے کم اذیت ہو۔
- گوشت کے تین حصے کرنے چاہئیں۔ ایک اپنے لیے، دوسرا ضرورت مندوں میں تقسیم کے لیے اور تیسرا دوست احباب کے لیے۔
- قربانی کے جانور کا عیوب سے پاک ہونا ضروری ہے۔ یعنی جس کے ایک یا دو سینگ جڑ سے اکھڑ گئے ہوں، اندھا یا کانا ہو، اِس قدر لنگڑا ہو کہ چل کر قربان گاہ تک نہ پہنچ سکتا ہو، بیمار ہو، تو اُس کی قربانی جائز نہیں ہے۔ حضرت براء بن عازب سے مروی ہے کہ رسول اللہ سے سوال کیا گیا 'کس جانور کی قربانی سے بچا جائے؟' تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا'' چار قسم کے جانوروں کی قربانی منع ہے (1) لنگڑا جانور، جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو (2) کانا جانور، جس کا کانا پن ظاہر ہو (3) بیمار، جس کی بیماری ظاہر ہو (4) لاغر جانور، جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ ہو۔''

(ترمذی- ابن ماجہ)

◆◆◆

عیدالاضحیٰ (عید قرباں)

'قربانی' عربی زبان کے لفظ 'قرب' سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب 'کسی شے کے نزدیک ہونا' ہے۔ شرعی اصطلاح میں قربانی سے مراد 'عبادت کی نیت سے ایک خاص وقت میں حلال جانور کو اللہ کی راہ میں قربان یا ذبح کرنا ہے۔' گویا قربانی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب مقصود ہے۔ ماہ ذی الحجہ کی دس، گیارہ اور بارہ تاریخ میں سے کسی بھی دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے سنت ابراھیمی کو پورا کرنے کے لیے جانور ذبح کیے جاتے ہیں۔ قربانی کی تاریخ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں، ھابیل اور قابیل سے شروع ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے' اور آپ اہل کتاب کو آدم کے دو بیٹوں کا واقعہ سنا دیجیے، جب ان میں سے ہر ایک نے اللہ کے لیے کچھ نیاز پیش کی، تو ان میں سے ایک کی نیاز مقبول ہوگئی اور دوسرے کی قبول نہیں کی گئی۔' علامہ ابن کثیر نے اس آیت کے تحت حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ ھابیل نے مینڈھے کی قربانی کی اور قابیل نے کھیت کی پیداوار میں سے کچھ غلہ صدقہ کر کے قربانی پیش کی۔ اس زمانے کے دستور کے موافق آسمانی آگ نازل ہوئی اور ھابیل کے مینڈھے کو کھا گئی، قابیل کی قربانی کو چھوڑ دیا۔ دراصل، قربانی ہر امت میں رہی ہے، جیسا کہ سورۂ حج میں ارشادباری تعالیٰ ہے' اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی مقرر کر دی تھی تاکہ اللہ نے جو چوپائے انھیں دیے ہیں، ان پر اللہ کا نام یاد کیا کریں۔'(آیت34) البتہ، قربانی کے احکامات اور طریقۂ کار میں ضرور فرق رہا ہے۔ یہودیوں کی کتب میں بہ کثرت قربانی کا ذکر ملتا ہے، جب کہ عیسائیوں میں تو اسے بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔تاہم، حضرت ابراھیم اور حضرت اسماعیل کے واقعے سے قربانی کے فریضے کو ایک خاص پہچان اور شان حاصل ہوئی۔

عیدالاضحیٰ کے مستحبات

- غسل کرنا
- حسب استطاعت نئے کپڑے پہننا
- خوشبو لگانا
- خالی پیٹ جانا
- عیدگاہ پیدل جانا
- ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا

حدیث میں ہے: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے لئے اس وقت تک نہ نکلتے جب تک کہ کچھ کھا نہ لیتے اور عیدالاضحیٰ میں اس وقت تک نہ کھاتے جب تک کہ نماز ادا نہ کر لیتے (ترمذی) ایک دوسری حدیث میں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز کیلئے پیدل تشریف لے جاتے تھے اور جس راستے سے جاتے تھے، اس کے علاوہ دوسرے راستے سے واپس آتے تھے (ابن ماجہ)

عشق وقربانی کا عظیم واقعہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو بڑھاپے میں حضرت اسماعیلؑ کی صورت اولاد کی نعمت سے نوازا، بعدازاں، حضرت اسحاقؑ پیدا ہوئے۔ حضرت اسماعیلؑ کچھ بڑے اور باپ کا سہارا بننے کے قابل ہوئے، تو ایک روز حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے مرادوں سے مانگے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ چوں کہ انبیائے کرام کے خواب بھی سچے ہوتے ہیں، تو آپ نے اس حکم الٰہی کی تعمیل کا فیصلہ کرلیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا 'اے میرے پیارے بیٹے! میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، بتاؤ کہ تمہاری کیا رائے ہے؟' بیٹے نے کہا 'ابا جان! آپ وہ کام کر گزریں، جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ آپ ان شاءاللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔'(سورۂ الصٰفٰت، 102) حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کرنے کے لیے چہرے کے بل لٹایا اور تیز دھار چھری پوری قوت سے بیٹے کی گردن پر پھیر دی۔ حضرت جبرائیلؑ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنّت سے ایک مینڈھے کو لے آئے اور حضرت اسماعیلؑ کو ہٹا کر اسے چھری کے نیچے لٹا دیا۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے آنکھوں پر بندھی پٹی کھولی، تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ حضرت اسماعیلؑ قریب کھڑے مسکرا رہے ہیں اور ان کی جگہ ایک مینڈھا ذبح ہوا پڑا ہے۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی 'اے ابراہیم! تم نے خواب سچ کر دکھایا، بے شک، ہم اسی طرح نیکوکاروں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔' نیز، اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کو 'ذبح عظیم' قرار دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے 'اور ہم نے عظیم قربانی کا فدیہ دے کر اس کو بچا لیا۔'(سورۂ الصٰفٰت) اس واقعے کے دوران شیطان نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اہلیہ، حضرت ہاجرہؑ کو ورغلانے کی کئی کوششیں کیں، مگر اسے ہر بار منہ کی کھانی پڑی۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے مخلص اور برگزیدہ بندوں کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ اسے قیامت تک کے لیے زندہ کر دیا۔ مسلمان ہر سال عیدالاضحیٰ پر اسی بے مثال قربانی کی یاد مناتے ہیں۔

◆◆◆

قربانی کی غرض وغایت

قربانی کی ان تمام فضیلتوں کو حاصل کرنے کی بنیاد تقویٰ، اخلاص اور للّٰہیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں کی قربانی کا ذکر فرماتے ہوئے واضح کر دیا کہ اس کے نزدیک تقویٰ اور اخلاص والوں کا عمل ہی قبولیت کی سند پاتا ہے۔ سورۂ حج میں ارشاد باری تعالیٰ ہے 'ہرگز نہ (تو) اللہ کو ان (قربانیوں) کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون، مگر اسے تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔' اس آیت کی تفسیر میں مفسرین لکھتے ہیں 'قربانی پیش کرنے کی جو ہدایت کی جارہی ہے، وہ اس لیے نہیں ہے کہ اللہ جل شانہ کو ان قربانیوں سے کوئی نفع پہنچتا ہے۔ تمہاری پیش کی ہوئی چیز تم ہی کو لوٹا دی جاتی ہے۔ تم خود اس کو کھاؤ اور ضرورت مندوں کو کھلاؤ۔ اللہ قربانیوں کے خون سے محظوظ نہیں ہوتا، بلکہ اس تقویٰ اور اس اطاعت سے خوش ہوتا ہے، جو ان قربانیوں سے ان کے پیش کرنے والوں کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ قربانی کی ایک صورت ہے اور ایک روح ہے، صورت تو جانور کا ذبح کرنا ہے اور اس کی حقیقت اِیثارِ نفس کا جذبہ پیدا کرنا اور تقرب اِلی اللہ ہے۔

◆◆◆

عیدالاضحیٰ احادیث کی روشنی میں

رسول اللہؐ نے ہجرت کے بعد ہر سال قربانی کی۔ جس عمل کو حضورؐ نے لگاتار کیا اور کسی سال بھی نہ چھوڑا ہو تو یہ اس عمل کے واجب ہونے کی دلیل ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے قربانی نہ کرنے والوں پر وعید فرمائی۔ حدیث پاک میں بہت سی وعیدیں ملتی ہیں، مثلاً: آپؐ کا یہ ارشاد کہ جو قربانی نہ کرے، وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔ علاوہ ازیں خود قرآن میں بعض آیات سے بھی قربانی کا وجوب ثابت ہے۔ قربانی کی بڑی فضیلتیں ہیں مسند احمد کی روایت میں ایک حدیث پاک ہے: حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ سے صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: قربانی تمہارے باپ ابراہیمؑ کی سنت ہے۔ صحابہ کرام نے پوچھا: ہمارے لیے اس میں کیا ثواب ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اس کے ایک ایک بال کے عوض ایک نیکی ہے۔ جانور کی اون کے متعلق فرمایا: اس کے ایک ایک بال کے عوض بھی ایک نیکی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں: رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: قربانی کے دن اس سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں، قیامت کے دن قربانی کا جانور سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ لایا جائے گا اور خون کے زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں قبولیت کی سند لے لیتا ہے، اس لیے تم قربانی خوش دلی سے کرو۔ رسول اللہؐ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی قربانی ذبح ہوتے وقت موجود رہو، کیونکہ پہلا قطرہ خون گرنے سے پہلے انسان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

◆◆◆